سرکاری رپورٹ

اکیسواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 10 اکتوبر 2005 بمطابق 6 رمضان المبارک 1426 ہجری بروز سوموار

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	۱
۲	مشترکہ تعزیتی قرارداد نمبر 34 منجانب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔	۲
۳	(دعائے مغفرت)۔	۲۷
۴	چیئرمینوں کے پینل کا اعلان۔	۲۸

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا

اجلاس مورخہ 10 اکتوبر 2005 بمطابق 6 رمضان المبارک 1426 ہجری بروز سوموار بوقت گیارہ بجکر دس منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

حافظ عبدالملک۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ O

ترجمہ! رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ جو انسانوں کیلئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہیں جو راہ راست دکھانے والی اور حق اور باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں لہذا تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے اس پر لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔

جناب اسپیکر۔ جی اس پہ ایک قرارداد آئی ہوئی ہے اس کے بعد سب کو موقع دیں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال صاحب جناب شفیق احمد خان صاحب۔ جناب عبدالمجید خان اچکزئی سردار محمد اعظم اپنی مشترکہ تعزیتی قرارداد نمبر 34 پیش کریں۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

اختر حسین لانگو۔ جناب اسپیکر اگر آپ کو یاد ہو پچھلے دنوں اصغر بنگلزئی اور دوسرے ہمارے ساتھی گرفتار ہوئے ان کے لئے ایک قرارداد بھی پیش ہوئی اور تحریک التوا پر بحث بھی ہوئی تھی آج اصغر بنگلزئی کا جو احتجاجی کیمپ ہے اس کو سو دن پورے ہو گئے ہیں اور ان معصوم بچوں کا کوئی پرسان حال نہیں۔ جناب اسپیکر جو تحریک التوا تھی آپ سے گزارش ہے کہ اس تحریک التوا پر عمل درآمد کروایا جائے اور اس کو یقینی بنایا جائے

جناب اسپیکر۔ عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ، جناب شفیق احمد خان صاحب۔ جناب عبدالمجید خان اچکزئی، سردار محمد اعظم موسیٰ اپنی مشترکہ تعزیتی قرارداد نمبر 34 پیش کریں۔

مشترکہ تعزیتی قرارداد نمبر 34

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ یہ ایوان انتہائی رنج و دکھ کے ساتھ مورخہ آٹھ اکتوبر 2005 بوقت نو بجے صبح پشاور، مانسہرہ، ایبٹ آباد اور اسلام آباد جس میں کشمیر کو شامل نہیں کیا گیا کشمیر بھی include کریں گے راولپنڈی لاہور اور اس کے گرد و نواح میں فوت ہونے والے تمام افراد کے لئے تعزیت اور دلی ہمدردی کا اظہار کے ساتھ متاثرہ خاندانوں کے اندوہناک غم میں برابر کے شریک ہیں۔ نیز یہ ایوان وفاقی حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ تمام متاثرین کی فوری مالی امداد کے ساتھ زخمیوں کو علاج و معالجہ کی تمام تر سہولتیں باہم پہنچانے کو یقینی بنایا جائے۔ اور تباہ شدہ شہروں اور قصبوں کیلئے ہر ممکن اقدامات اٹھائے جائیں۔

جناب اسپیکر۔ تعزیتی قرارداد نمبر 34 پیش ہوئی۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر اس میں کچھ ترمیم ہو اس وقت جو حکومت چاہیے سول ہو یا چاہیے ملٹری ان کی جو غفلت ہے وہاں لوگ کسمپرسی کے عالم میں پڑے ہوئے ہیں یہاں پچھتر فی صد لوگ اس سردی میں پڑے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب آپ اس میں تقریر کریں گے؟

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ اسمیں جو غفلت ہے ۔۔

مائیک بند ہونے کے باوجود معزز ممبر بولتے رہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ اپنی تقریر میں کہہ دیں چونکہ یہ تعزیتی قرارداد ہے اس میں ترمیم نہیں ہوسکتی ہے۔ تقریر کر دیں۔ تقریر میں اس کی نشان دہی کر دیں۔ جی جمالی صاحب۔

میر جان محمد جمالی ۔ مہربانی فرما کر اس قرارداد کو متفقہ شکل دیدیں۔ یہ اتنا بڑا سانحہ ہوا ہے کہ آپ تعزیت کرانے کے بعد ایوان سے رائے لیں کہ ایوان کی اس کے بارے میں کیا کیا تجاویز ہیں اور ان تجاویز میں سب بچھ آجائے گا خدانخواستہ یہ اپنے صوبے میں ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ جمالی صاحب یہ تعزیتی قرارداد ہے ہم اس پر سب کو موقع دیں گے اپنی رائے دیں ہم افسوس بھی کر رہے ہیں آخر میں ہم دعا کر دیں گے۔

میر جان محمد جمالی۔ میری گزارش تو یہ ہے کہ اس قرارداد پر تقاریر کے بعد پھر ایوان کو ملتوی کردیں۔ پھر تیرہ تاریخ کو اکٹھے ہوں۔

جناب اسپیکر۔ او کے جی گیلو صاحب۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ اس کو کنڈم (condemn) بھی کیا جائے۔ جو ذمہ دار ہے کام نہیں کررہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ واسع صاحب۔

مولانا عبدالواسع (سینئر منسٹر)۔ جناب اسپیکر پہلے تعزیت کی دعا کردیں پھر ہر ایک ممبر اپنی رائے دے یہ قرارداد پورے ایوان کی طرف سے متفقہ قرارداد پاس کی جائے۔ پہلے تو تعزیت کی دعا کردیں۔

جناب اسپیکر۔ جب قرارداد پاس ہوجائے گی پھر ہم عمل درآمد کے لئے دعا کرائیں گے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر منسٹر)۔ پہلے دعا تو کردیں۔

جناب اسپیکر۔ طریقہ یہ ہے ہم رولز کے مطابق چلتے ہیں۔ جی

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال)۔ جناب یہ پوری اسمبلی کی طرف سے ہو یہ بہت بڑا سانحہ ہے۔

جان محمد بلیدی۔ جناب مجھے اجازت دیں۔

جناب اسپیکر۔ جان محمد صاحب آپ کو last میں اجازت دیں گے۔

جناب اسپیکر۔ اچھا جان محمد صاحب۔

جان محمد بلیدی۔ جناب یہ جو واقعہ ہوا اور یہ جو صورت حال ہے سارے پاکستان کے عوام کے سامنے ہیں اور اس مشکل میں وہ لوگ زندگی بسر کررہے ہیں مشکلات کا شکار ہیں تو اس پر جس قدر افسوس کی جائے کم ہے اور اس سال میں شاید دو تین ایسی بڑی آفتیں آئی ہیں یہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ حکمرانوں کی جو زیادتیاں ہیں جو ظلم کرتے ہیں عوام پر ڈھاتے ہیں مظلوم انسانوں پر کرتے ہیں جن کی قہر غضب اس طرح آجاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سونامی امریکہ پر آفت اور حالیہ زلزلے اور بام کا زلزلہ تو یہ وہی سلسلہ ہے شروع ہے۔ جو ہمارے حکمرانوں کو اس سے سبق سیکھنا چاہئے اللہ نے جو ہدایت جس انداز میں ان کے لئے بھیجی ہے اسے وہ اس کو صحیح طریقے سے پڑھیں۔ جناب والا ہمارے ہاں کچھ روایتیں ہیں کہ جب

بھی کوئی آفت آتی ہے تو حکمران بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ جس طرح کچکول علی ایڈووکیٹ صاحب نے کہا کہ ہم نے بی بی سی پہ بھی سنا اور پورے میڈیا میں ہے کہ اب تک اسلام آباد کے علاوہ جہاں حکمران خود بیٹھے ہوئے دوسری جگہ امداد نہ پہنچنے کے برابر ہے تمام لوگ بے سروسامانی کی حالت میں کسمپرسی کی حالت میں بھوک پیاس سردی میں پڑے ہوئے ہیں لیکن یہ حکمران صرف وردیاں پہن کر اپنی شو شا کر کے اپنے فوٹو اتارنے کے لئے کہیں پہنچ جاتے ہیں اور چند جملے اظہار افسوس کرتے ہیں اور یہی صورت حال ہے میں آپ سے یہ کہوں ان کے جھوٹ اور فریب جس نے پورے پاکستان کو خوار کیا ہے مشکل میں ڈالا ہے۔ آپ دیکھیں کچھ دن پہلے جو سیلاب گوادر میں آیا بڑے بڑے دعوے بڑے بڑے اعلانات انہوں نے کہا کہ دیکھیں ہم پہنچ گئے ہیں اور کوئی نہیں ہے۔ اور اب جا کر آپ صحیح جگہ پر دیکھیں گوادر میں جا کے دیکھیں اور ان متاثرین سے آج بھی پوچھیں انہیں کچھ بھی نہیں ملا سارے جھوٹ فریب کے لئے یہ کرتے ہیں آج پاکستان جن مشکلات کا شکار ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ جی گیلو صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>میر محمد عاصم کرد گیلو</u> (وزیر)۔ جناب یہ جو گوادر کی بات کر رہے ہیں خود نہیں آرہے ہیں میں خود امدادی کاموں میں شامل تھا وہ کام ہم لوگوں نے کئے ہیں ابھی ہمارے آنرایبل ممبر صاحب ہیں جو حقائق ہیں ہم نے بیان کرنے ہیں اور ابھی ہماری فوج کے جوان وہاں کام کر رہے ہیں۔ ان کو تعزیت کرنی چاہئے بجائے اس کے ہمارے آنرایبل ممبر اٹھیک کر رہے ہیں اور وہاں چالیس ہزار آدمی جان بحق ہوئے ہیں۔ میں آپ سے یہ رکویسٹ کرتا ہوں وہ اس کو چھوڑ دیں۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ جان محمد صاحب۔

<u>جان محمد بلیدی</u>۔ جناب اس وقت جو نقصان ہے اور ہمارے حکمرانوں کی یہ حالت ہے صرف اعلان کرتے ہیں ایک ارب تک نقصان پہنچا دیا میں تو کہتا ہوں کہ پانچ ارب سے زیادہ کا نقصان ہے۔ اور جس پر ہمارے حکمرانوں کے اعلانات یہ ہیں اور یہ پیسے بھی وہ اپنی عیاشیوں پر خرچ کرتے ہیں۔ بجائے یہ ان لوگوں کو جو متاثر ہوئے ہیں ان کو ریلیف دیں ان متاثرین کو بحال کرنے کی کوشش کی جائے یہ جن کا نقصان ہوا ہے ان کے دروازے پر پہنچایا جائے اور جو ان کا عملی طور پر افسوس ہے اس کا اظہار کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی۔ مہربانی۔ مولانا فیض محمد صاحب۔

مولانا فیض محمد (وزیر لیبر، حج واوقاف، تعلیمی امور)۔ نَحمَدُہٗ وَنُصَلّی علیٰ رَسُولِ الکَرِیم۔ اَمّا بعد۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیم۔ یہ جو زلزلے کا واقعہ ہے بڑا افسوسناک ہے۔ اور پورے اسمبلی کے جتنے بھی حضرات ہیں یا بلکہ بلوچستان کے سارے لوگ افسوس کر رہے ہیں کہ یہ کیا ہوا۔ دنیا کے اندر جو مصائب آتے ہیں کچھ اُن کے اسباب ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہمیں نظر آتے ہیں۔ اور حقیقت میں اس کائنات کے پیدا کرنے والے اللہ پاک نے، مالک نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے ذریعے خصوصاً حضور اکرمؐ کے ذریعے انسانوں کو پہلے بتایا کہ یہ دنیا ایک دن ختم ہوگی۔ اور جوں جوں یہ وقت قریب آئے گا انسانیت کی حالت بگڑتی جائے گی تو اُس وقت میں یہ زلزلے اور یہ فتنے فساد زیادہ ہوں گے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب کسی قوم کے اندر بے حیائی اور فحش کھلم کھلا ہو تو فرمایا کہ ایسی بیماریاں اُن کو لگیں گی وہ ڈاکٹر وغیرہ حیران ہوں گے کہ ان کا علاج کیا ہے۔ جیسے آپ یورپ کو دیکھیں امریکہ وغیرہ کو دیکھیں AIDS کا جو مرض ہے آتش کا جو مرض ہے تو اُن کے ڈاکٹر حیران ہیں کہ ان کا کیا علاج جائے۔ یہ اس وقت میں کہ جب یہ بُرے کام کھلم کھلا ہو۔ اور حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرے گی تو قحط سالی اُن کے اوپر آئے گی۔ تو ہم اپنے اِن حالات کو دیکھتے ہوئے اور حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مجموعی طور پر قوم کی اکثریت راہ راست سے ہٹے گی تو اُسوقت اللہ تعالیٰ کے ایسے عذاب آئیں گے کہ نیک لوگ دُعا کریں گے اُن کی دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔ یہ ملک بنا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ الرَّسُولُ اللّٰہ اسلام کے نام پر۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم نے جو معاہدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کو ہم پورا کرتے۔ لیکن یہ ہم سے نہیں ہوا۔ رمضان المبارک وہ مہینہ ہے کہ جس کے اندر اللہ کی رحمتیں ہوتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کو نازل کرتا ہے لیکن ہم اس رمضان المبارک کے اندر مصیبت کے اندر آئے تو اس سے اندازہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے اعمال کے اندر بڑی خامیاں ہیں۔ لوگوں کے سامنے وہ ظاہری اسباب ہوتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ جی یہ ہوا پلیٹیں سرکیں زمین کے اندر یہ زلزلہ آیا فلاں ہے لیکن کس نے یہ ایسے کیا یہ اللہ کی ذات ہے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جب میرے بندے نافرمانی پر اکثر کسی ملک کے اندر آجائیں اللہ کے قوانین کے خلاف جس ملک کے اندر حضورؐ نے فرمایا قوانین بنیں گے

تو اُس قوم کے آپس میں جھگڑے ہوں گے۔ اللہ کے قوانین کو مسلمان چھوڑ کر اور جب اپنی مرضی کے قوانین بنائیں گے تو اُس قوم کے اندر میں آپس میں اختلاف اور لڑائیاں ہوں گی۔ اب ہم اپنے ملک کو دیکھیں اندرونی طور آپس میں بھی لڑائیاں ہیں اور آسمانی مصیبتیں ہمارے اُوپر ہیں ان کا واحد علاج یہ ہے کہ یہ ملک جس مقصد کے لیے بنا ہے اُسی نہج پر جب یہ اُمت واپس ہوگی۔ اچھا اب یہ جو مصیبتیں آتی ہیں آیا اُس کے بعد ہم دُعائیں کرتے ہیں اللہ کی طرف ہمارا رجوع ہوتا ہے کہ ہم خدا کی طرف متوجہ ہوں۔ تو یہ باتیں نہیں ہیں۔ اس کائنات کو بنانے والے اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اسمبلیوں کے جتنے بھی ممبر ہیں پاکستان کے اندر ان کو بنانے والے اللہ کی ذات ہے۔ وجود دینے والے اِن کو خوراک دینے والے اشیاء دینے والے لیکن آپ دیکھیں کہ ہمارے کسی اسمبلی کے اندر اسلام کے متعلق کہ اللہ کے بھی کچھ حقوق ہیں اُن کو ہم پورا کر رہے ہیں یا نہیں۔ اسمبلی کے ممبر کیا اس پہ بولتے ہیں۔ یعنی جس مالک نے اس کو بنایا اور ہمیں یہ ملک دیا اُس کے حقوق ہمارے ہاں محفوظ نہیں ہیں۔ یورپ وغیرہ کے اندر حیوانات کے اپنے حقوق کی وہ بات کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہاں وہ کُتے کے بھی حقوق اُن کے محفوظ ہیں۔ کہ کُتوں کے یہ حقوق ہیں اور ان کو یہ دیا جائے لیکن ہم مسلمان اللہ نے ہمیں بتایا ہے اُس کے حقوق کیا ہیں۔ حضور اکرم جس کے صدقے پر ہم زندہ ہیں اُس کے حقوق کیا ہیں ہم نے ان کی طرف کوئی توجہ دی ہے۔ جب بچہ کتنا ہی کسی کو پیارا ہو غلطی کرتا ہے والد اُس کو تھپڑ مارتا ہے۔ اور یہ مصیبتیں جو آتی ہیں وہ اس لیے تاکہ انسان سُدھر جائیں ٹھیک ہو جائیں۔ تو افسوس بھی ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ اب ہم مرکزی حکومت کو اس time پر گالیاں دیں یا سرحد کی حکومت کو یا فلاں کو میرے خیال میں یہ وقت اسکا نہیں ہے۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جی آپ میں فلاں خامیاں ہیں۔ ان خامیوں کو دُرست کریں۔ لیکن اب اتحاد کی ضرورت ہے۔ اللہ کی طرف رجوع ہوں۔ مبارک مہینہ ہے نمازوں کے بعد اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہیں اور جتنی بھی امداد ہو سکے ہم کریں۔ تو اسمیں ہماری کامیابی ہے۔ اور دُکھ کافی ہوا ہے پوری قوم کو اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے اتحاد کی برکت سے ہمیں نکالے اور جو شہید ہوئے ہیں لوگ فوت ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت کریں اور جو زندہ ہیں مریض ہیں زخمی ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو صحت دیدے۔ و آخر الدعوانا اَنِ الحمدُ للہِ ربِّ العالمین۔

جناب اسپیکر۔ جی زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ شکریہ جناب اسپیکر۔ آج ہم جس عظیم سانحہ پر اور ایک قدرتی آفت جو ہمارے ملک کے بعض شہروں اور قصبوں پر گزری ہے اُس کے سلسلے میں تعزیتی قرارداد لیکر آئے تھے۔ جناب اسپیکر مولانا صاحب نے تفصیل سے بات کی۔ مُبارک مہینہ ہے لیکن مُبارک مہینے میں ہمیں کم از کم سچ تو کہنا چاہیے۔ جناب اسپیکر! جس موضوع پر میں بات کرنے جارہا ہوں حکومت اور اُسکی ذمہ داریاں آفت قدرت کی طرف سے آتی ہے اور حالیہ دنوں میں امریکہ کے مختلف شہروں میں جو اس قسم کی آفات آئیں اور اُنہوں نے ستائیس لاکھ افراد کو تین چار دن کے اندر شہر خالی کرا کے باہر نکال دیا اور سب کو محفوظ مقام پر پہنچادیا اور جب طوفان آیا اُس سے جو بھی تباہی ہوئی کم از کم انسانی جانوں کا ضیاع نہیں ہوا۔ زلزلہ ایک قدرتی آفت ہے۔ یہ ہم مانتے ہیں کہ کسی کے بس کی بات نہیں ہے لیکن بات یہ ہے کہ زلزلہ آنے کے بعد ہمارے ٹیلی ویژن ہماری میڈیا اسلام آباد کی ایک جو گلی ہے اُس کی تفصیل کے علاوہ آج تک جناب اسپیکر اُن گلیوں میں اُن قصبوں میں ہماری گورنمنٹ کے لوگ نہیں پہنچ پاسکے ہیں جہاں پر لوگ پورے کے پورے قصبے ملیامیٹ ہوگئے ہیں اور ملبے تلے دبے لوگ پڑے ہیں اور اُن کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ ٹیلی ویژن پر میڈیا پر اسٹیٹمنٹ آجاتی ہے کہ قراقرم کا راستہ بند ہے فلاناں راستہ بند ہے جناب اسپیکر ہمارے عوام نے جن مقاصد کے لئے حکومت کو ٹیکس دیا ہے وہ ایمرجنسی میں جان محمد بلیدی صاحب نے بات کی ہمارے دوست کو ناگوار گزری ناگوار نہیں گزرنا چاہیے اسوقت ذمہ دار بینچز پر آپ بیٹھے ہیں بارش طوفان مشکلات اور اُس میں لوگوں کو جس صورتحال کا سامنا تھا جناب اسپیکر اُس میں اُن کی مدد کرنا ہماری گورنمنٹ کا فرض تھا حکومت کی یہ ذمہ داری تھی لیکن نہیں نبھائی گئی۔ اور یہ کہا گیا کہ آج قوم پرست کہاں ہیں۔ ہم حکومت میں شامل نہیں تھے جناب ہمارے جو وسائل ہیں وہ آپ کو پتہ ہے۔ کہ بائیس ہزار روپے کی تنخواہ میں آدمی کہاں سے کہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ اور گورنمنٹ کی جو ذمہ داری تھی جو آپ کو تنخواہ دے رہی تھی آپ کی ذمہ داری تھی پہنچنا آپ کی ذمہ داری تھی کہ وہاں لوگوں کو بحال کرنا آپ کی ذمہ داری تھی لوگوں کی مدد کرنا نہیں ہوا۔ اسی طرح جناب اسپیکر اس زلزلے میں وہاں جو کچھ ہوا جناب اسپیکر وہ بھی یہی صورتحال ہے۔۔۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر۔ گیلو صاحب آپ تھوڑا برداشت بھی کریں۔ گیلو صاحب۔ آپ ان کو بولنے دیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر اس میں بنیادی طور پر اگر پھر بھی بات کرنا چاہتے ہیں کسی نے کہا تھا کہ میرا گھوڑا اتنی چھلانگ لگاتی ہے تو دوسرے نے کہا کہ یہ گز یہ میدان ابھی ہم ایک دوسرے کے سامنے رکھ لیں گے کہ صوبے میں بارشوں سے جو نقصانات ہوئے تھے کتنی ادائیگیاں کی گئی ہیں اور کن کو دیئے گئے بات یہ نہیں ہے دعویٰ کرنے کا وقت نہیں جناب لوگوں پر کیا گزر رہی ہے میں Relevant موضوع پر جاتا ہوں تو ذمہ داری ہماری حکومت کی یہ بنتی ہے جناب کہ جس طریقے سے بھی ہو وہاں پر امداد لوگوں کو پہنچنا چاہئیں اور وہاں پر لوگوں کی جو ضروریات ہیں ان کو پورا کرنا چاہیے اور جو لوگ چیخ و پکار میں مبتلا ہیں ملبے تلے دبے ہوئے ہیں ان کو نکالنا چاہیے ہم اور آپ اگر جائینگے بھی مدد کے لئے تو آپ کے پاس ایک آگ بجھانے والی گاڑی ہے اور پتہ نہیں ایک بلڈوزر ہے بھی یا نہیں اور اس کے علاوہ Resque Center ان آفات کی صورت میں جیسا کہ یہ علاقہ Earth quick zone میں شامل ہے کوئٹہ بھی اس میں شامل ہے تو ہمارے پاس یہ انتظامات تھے جن کے بل بوتے پر ہم ان لوگوں کی مدد کر سکیں اس انتظار میں ہے کہ دنیا سے کوئی مدد آئیں کوئی ماہرین آئیں اور ہم ان کو اٹھا کر لے جائیں اور ان کے ذریعے جتنی مدد ممکن ہو اپنے لوگوں کی مدد کر سکیں تو جناب اسپیکر بہت بڑی قدرتی آفات اور اس کے ذریعے سے تقریباً تیس ہزار کے لگ بھگ تو بتا رہے ہیں کہ لوگ ملبے تلے پڑے ہوئے ہیں اور کوئی تیس ہزار جانیں ہماری ضیاع ہوگئی ہیں اور آپ جان سکتے ہیں کہ کتنے خاندان ملیا میٹ ہوگئے ہیں اور کتنے خاندان ایسے ہیں جو بچ گئے ہیں اور کچھ مر گئے ہیں۔ تو جناب اسپیکر ان پر کیا گزر رہی ہے تو بجائے اس کی فریاد کریں تمام کے تمام لوگ ٹیلویژن پر کہتے ہیں کہ کوئی مدد نہیں آئی بندہ نہیں آیا اور ہم کھلے آسمان تلے زندگی گزار رہے ہیں سردی ہے کل تو اخبارات میں یہ بھی تھا کہ کچھ بچے سردی کی وجہ سے مر گئے ہیں تو جناب اسپیکر اس صورت حال میں ہم گورنمنٹ کے ذمہ داروں کو احساس دلاتے ہیں اور ہمیں یہ کرنا چاہیے جناب اسپیکر اگر آج تک ہم نہیں کر پائیں ہیں آج سے ہماری صوبائی گورنمنٹ کو قائد ایوان صاحب نہیں ہیں سینئر منسٹر صاحب بیٹھے ہیں جو بھی کام ہم کرتے ہیں ان کاموں میں ایک کام یہ ہو کہ یہاں crisis management cell قائم کریں اور ہمارے پاس وہ آلات اور اوزار ہو

خدانہ کریں کہ اگر کوئی ایسی آفت آئی تو کم از کم ہم بروقت لوگوں کی مدد کر سکیں۔ اور اس سے اپنے آپ کو نجات دلا سکیں۔ اور اسکے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر جو آفت آئی ہے ہم اس ایوان کے توسط سے اپنے دوستوں کے توسط ساتھیوں کی توسط سے ان لوگوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں ان سے تعزیت کرتے ہیں خدا ان کی مغفرت کرے جن کے اعمال کی سزا ہے اب میں ان کو کہہ نہیں سکتا اعمال کی بھی ہمیں معلوم ہے کہ کن کے اعمال کی یہ سزا ہے اور کون وہ لوگ ہیں جن کے اعمال ایسے ہیں خدا ہم سب کو اچھائی کی توفیق دے خدا ہم سب کو اس آفت سے نمٹنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے حکمرانوں کو جو اس وقت بیٹھے ہیں ان کے لئے یہ شرم کا مقام ہے کہ آج تک ان گلیوں تک امداد پہنچ نہیں پائی جو اس وقت ملبے تلے ہیں اس تعزیتی پیغام کے حوالے سے کہ حکومت کو فوری طور پر اپنی ذمہ داری نبھانا چاہیے اور ان جگہوں پر پہنچانا چاہیے جہاں پر لوگ حکومت کی مدد کے منتظر ہیں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ جان جمالی صاحب۔

میر جان محمد جمالی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر! دوستوں نے بہت اہم باتیں کہیں مولانا فیض محمد ہو یا رحیم زیارتوال صاحب ہے انتہائی افسوس کا مقام ہے خاص کر ہم مسلمانوں کو سوچنا چاہیے یہ پچھلے دو سال سے مسلم دنیا کے ساتھ یہ حادثات کیوں ہو رہے ہیں بام میں زلزلہ آتا ہے اسلامی ملک سونامی میں سیلاب آتا ہے سب سے زیادہ Casualties اسلامی ملک انڈونیشیا اور آچے کا وہ جزیرہ سری لنکا میں جو سب سے زیادہ Casualties ہوتی ہے وہ بھی مسلم علاقے میں اور پاکستان میں جو زلزلہ آتا ہے ہمیں اپنے گریبانوں میں جھانکنا پڑے گا یہ کیوں ہو رہا ہے اس میں ہم سب جوابدہ ہیں حکمران ہو چاہے ہم ذمہ دار لوگ ایک ایم پی اے بھی ذمہ دار ہوتا اپنے حلقے کا لیڈر ہوتا ہے جس سوسائٹی میں ناانصافی ہو جھوٹ ہو انسان کی قدر نہ ہو انصاف نہ ہو نا اعوذ باللہ میرے جیسا سادہ مسلمان کہتا ہے آوے آوے اور وہ ہو رہا ہے اسلام آباد میں اعلانات کی بات کی گئی لوگ امداد بھی پہنچ رہے ہیں React بھی کر رہے ہیں اس وقت 72 گھنٹے ہو رہے ہیں اور سائنسی حوالے سے ٹیکنیکی حوالے یہ کہا جا رہا ہے کہ ملبے تلے 72 گھنٹے کے بعد انسانی جان بچنا بڑا معجزہ ہے اس کیفیت میں آج پہنچ گئے ہیں ہمارا جو سسٹم ہے حکومتی وہ Expose ہو گیا فوج بھی Situation کو ہینڈل نہیں کر پا رہی حالت تو یہ ہے پچیس زخمی ایک ہیلی

کاپٹر میں 17 اٹھا سکتا ہے دوسرے جو زخمی ہیں ان کے لواحقین شور مچاتے ہیں کہ ہمارے زخمیوں کو کیوں نہیں جاتے اور ہیلی کاپٹروں پر پتھراؤ ہو رہا ہے وہاں ایک قیامت کا سماں ہے بہت سے علاقوں میں کوئی امداد ہی نہیں ہے آزاد کشمیر کی انتظامیہ بالکل ختم ہو چکی ہے نہ صدر کہیں نظر آرہے ہیں اور نہ وزیراعظم عملی طور پر فوج کے اپنے لوگ مارے گئے ایک بریگیڈ مر چکا ہے اس بریگیڈ کے ساتھ چالیس ہزار کی Casualties پہنچ جائے گی آج شام تک کوئی چیز چھپ نہیں سکتی کیونکہ آج کل الیکٹرانک میڈیا کا دور ہے سب چیز ظاہر ہو جائیگی Infrastructure Damage ہو چکا ہے ایک بہت بڑا واقعہ ہے ایک تو اس حوالے سے ہمیں دیکھنا چاہئے امداد کے اعلانات ہو رہے ہیں مغرب سے امداد آرہی ہے مسلمان مملکتیں بھی امداد بھیج رہی ہیں۔ مغرب سے امداد آرہی ہیں مطلب ریلیف دی جاسکتی ہے دوائیوں کی شکل میں تمبوں کی شکل میں Shulters کی شکل میں اور جناب اسپیکر ان امداد کا صحیح استعمال ۱۹۷۵ء میں جب پٹن اور بیشام میں زلزلہ آیا اسی روٹ پر تو سعودی عربیہ کے شاہ فیصل نے اتنی امداد دی تھی تو ہماری حکومت نے اتنی بیچ دی خدا بخشیں ان کو نیک انسان تھے وہ امداد پہنچ گئی مارکیٹوں میں ولایتی کمبل، گھی چیزیں مارکیٹوں میں پہنچی ہوئی تھیں لوگ وہاں سے خرید رہے ہیں یہ حشر ہو گیا تھا ان چیزوں کا بھی تدارک کرنا پڑیگا جناب اسپیکر میں تو یہ رائے دونگا کہ ہمیں فوراً اپنی تنخواہوں کے حوالے سے سی ایم صاحب ایک سال کی تنخواہ دیدیں کوئی فرق نہیں پڑتا ان کے ساتھ اور طریقے ہوتے ہیں آپ کو اپنی تنخوائیں دینی پڑینگی فوراً جس میں تین ماہ تک دیں پرواہ نہیں ہے آپ کے پاس پرولیجز بکس معاملہ چلتا رہیگا منسٹرز کو تین تین مہینے کی تنخوائیں اعلان کرنا چاہیے ایک مہینہ ایم پی اے کیونکہ ان کا مجھے پتہ ہے بہت فرق ہے یہ تو کردیں اس اسمبلی کی طرف ایک پیغام دیدیں ہمارے پاس اس وقت یہی جو ہیں بسم اللہ یہ اپنی جگہ اثر ہے جناب اسپیکر جب معاشرے میں انصاف نہیں ہوگا ہم مسلمان کہتے ہیں کہ ہم خداوند تعالیٰ کی خاص مخلوق ہے تو انسانیت ساری ان کی مخلوق ہے پھر خداوند تعالیٰ ہمیں کیوں اس طرح کر رہے ہیں جناب جب میں اپنے لئے کہونگا کہ میرے حلقے میں پانچ کروڑ ہو اور آپ کے حلقے میں ایک کروڑ ہو تو یہ بھی ناانصافی ہے تو ادھر بھی انصاف ہونا ہے اپنے گریبانوں میں رمضان کے مہینے میں دیکھنا پڑے کہ رحیم زیارتوال کے حلقے میں ایک کروڑ کا ہوا ہے احسان شاہ یا میرے دوست واسع صاحب کے یا سی ایم صاحب کے حلقے ہیں چار چار

ارب کے ہوئے ہیں یہ بھی پھر انصاف کے تقاضے ہیں تو اس کیفیت پر علامتیں آرہی ہیں قیامت کی جیسے مولانا فیض محمد کہہ رہے تھے بالکل پروگرام وہ آپ نے دیکھا ہوگا ڈاکٹر مسعود کا بھی شاید مسعود کا بھی یہ سب حالات آرہے ہیں تیاری ہمیں کرلینی چاہیے جواب داری اللہ کے سامنے میں اپنی قبر میں جاؤ نگا اپنا جواب دونگا مولانا واسع اپنی قبر میں جایگا اپنا جواب دیگا ادھر پھر پتہ لگے گا کہ کیسی جواب داری ہماری ہوتی ہے یہ ساری چیزیں آپ کو سامنے رکھنی پڑے گی حقوق کا خیال اور یہ اعلانات کریں بہت بڑا سانحہ ہے خدا اس میں ہمیں عزت سے رکھ لیں اور مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے جناب اسپیکر یہ ہمیں کرنا ہے۔ بہت مہربانی۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ جی مہربانی، اور کسی نے اگر تقریر کرنی ہے ورنہ میں پاس کرونگا اس کو، جی مینگل صاحب۔

<u>محمد اکبر مینگل</u>۔ جناب اسپیکر صاحب یہ انتہائی دکھ اور رنج کا عالم ہے اور اس مواقع پر ہم ان تمام خاندانوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں یہ جو واقعہ رونما ہوا ہے اس کو صرف مارگلہ ٹاورز اسلام آباد تک حکومتی کاوشوں کو محدود نہیں رکھنا چاہیے۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ یہ موبائل بند رکھیں ہاؤس کی تقدس کا خیال رکھیں۔

<u>محمد اکبر مینگل</u>۔ یہ صرف اسلام آباد کی اس عمارت تک محدود نہیں ہونا چاہیے اس وقت نادرن ایریاز مظفر آباد اور صوبہ سرحد میں بہت بڑی تباہی ہوئی ہے ہزاروں جانیں ضائع ہوئی ہیں ہم سمجھتے ہیں آج تیسرا دن ہے اور ابھی تک وہاں پر روڈیں بند پڑی ہوئی ہیں ہماری وفاقی حکومت اور ہماری فوج جیسے ہمارے غریب عوام اپنا پیٹ پھاڑ کر جو پال رہے ہیں وہ ابھی تک اس سلسلے میں کچھ کر نہیں پا رہا ہے میں سمجھتا ہوں ہم مکمل طور پر اس چیز میں فیل ہو چکے ہیں اسلام آباد مارگلہ ٹاور، ان سے لوگوں کو نکالنے کے لئے بھی جاپان اور انگلینڈ کی ٹیمیں پہنچی ہیں ابھی تک وہ آپ خود نہیں نکال پا رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ تمام علاقوں کو First prerity دینا چاہیے وہ بھی تمام لوگ اس ملک کے شہری ہیں مسلمان ہیں چاہیے مظفر آباد میں ہیں چاہیے صوبہ سرحد میں ہیں چاہیے نادرن ایریاز میں ہیں اس کے علاوہ میں، اسپیکر صاحب نے کہا کچھ تجاویز دیدیں تجاویز ہمارے صوبائی جو ریلیف منسٹر صاحب ہیں وہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں ہیلتھ منسٹر بھی بیٹھے ہوئے ہیں Medicine کی شکل میں اور ڈاکٹروں کی وفد کی شکل میں اور Camps

کی شکل میں پہنچنی چاہیے ان تمام علاقوں کو پہچانی چاہیے تا کہ صوبائی حکومت یا بلوچستان کے عوام کی طرف سے ان کو یہ پہنچنا چاہیے، شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ جی ثمینہ صاحبہ آپ۔

محترمہ ثمینہ سعید۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر یہ سانحہ پاکستان کے ادھے سے زیادہ حصے میں آیا زلزلے کی شکل میں ہم سب اس ایوان کے توسط سے ان لوگوں کے دکھ اور غم میں برابر کے شریک ہیں لیکن جناب اسپیکر بات یہی ہے کہ جو مختلف معزز ارکان یہاں پر کہہ چکے ہیں کہ ایک ہمارے وہ اعمال کہ ہم نام کے مسلمان ہیں عمل ہمارے اندر سے بالکل ختم ہو چکا ہے اور دوسری مولانا صاحب نے جو بات کہی کہ بے حیائی اور فحاشی اس قدر بڑھ چکی ہے اور سب سے زیادہ میڈیا کے ذریعے اسکو زیادہ پھیلایا جارہا ہے تو اللہ تعالی جہاں پر بہت رحیم وکریم اور غفور رحیم ہے وہاں پر ان کا غضب جو ہے وہ بھی انسانوں کے لئے زلزلوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے جناب اسپیکر یہ بہت ہی زیادہ دکھ اور رنج کی بات ہے کہ آج ہم تو اس مبارک مہینے میں جو کہ اللہ تعالی کی رحمت اور قرآن کی شان نزول اور قرآن کی سالگرہ کا مہینہ ہے اس مہینے میں ہمیں اتنی بڑی آزمائش بھی آئی اور ہمارے لئے ایک اشارہ بھی ہے تو جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹک جاتے ہیں اللہ ان کے اوپر اس طرح کے عذاب وہ نازل کرتے ہیں اور پھر یہ کہ ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیے بحیثیت مسلمان کے کیونکہ ہم قرآن کے بہت ساری چیزوں پر تو عمل کر رہے ہیں لیکن بہت سارے حصے ایسے ہیں قرآن کے کہ جن کے اوپر ہم عمل نہیں کرتے اس میں، میں صرف ایک حوالہ دینا چاہونگی کہ حدود قوانین کے اوپر جو اتنا شور اور غوغا اٹھا تھا ہمیں اس پر بھی جائزہ لینا چاہیے کہ ہر کوئی ان کو Repair کرنے کے بارے میں کہہ رہا تھا یہ ہمارے اعمال ہیں جو اللہ تعالی نے ہمیں اس شکل میں اور پھر یہ تو وہ لوگ جو اس سانحہ کا شکار ہوئے ہیں میرا اپنا ڈرائیور جس کا پورا خاندان ختم ہو گیا ہے اور ان کا پورا گاؤں جو ہے اس کا پتہ ہی نہیں چل رہا ہے کہ وہ گاؤں کبھی یہاں پر تھا کہ نہیں یہ بہت عظیم سانحہ ہے اور اس کے بعد بلوچستان کے حوالے سے ہمیں ایک دوسرے پر تنقید کرنے کی بجائے متحد ہو کر اپنے ان بھائیوں کی مدد کرنی چاہیے ان لوگوں کے لئے گھر گھر گلی گلی سکولوں کالجز میں جا کر فنڈ جمع کرنے چاہئیں اور سب سے پہلے میں اس ایوان میں جو میرے بھائی محترم نے یہ کہا کہ ہمیں اپنی تنخواہوں کے حوالے سے جو ہے وہ کچھ

اس میں اعلان کرنا چاہیے تو میں اپنی تنخواہ کا جتنی بھی اگر دو ماہ بنے کی ہے تین مہینے کی جتنی بھی ہو گی میں اس فنڈ میں دونگی اور الحمد للہ ہمارے جماعت اسلامی نے پہلے ہی ایک Relief فنڈ بھی قائم کر دیا ہے حلقہ خواتین جہاں پر ہم نے فنڈ جمع کرنے اور لوگوں سے آپیل کرنی شروع کی ہے تو جناب اسپیکر اس سانحے کے حوالے سے یہ کہنا چاہونگی تو یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومتوں کے پاس وہ اسباب یا وہ انتظامات نہیں ہیں یہ آفات تو اللہ کی طرف سے ہیں لیکن انسانوں کی طرف سے تو بھی انتظامات ہونے چاہیں تو جو ہم بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں لیکن جب اس طرح کا سانحہ رونما ہو جاتا ہے تو ہمارے ہاتھ جو ہوتے ہیں وہ خالی ہوتے ہیں ہمیں اپنے بلوچستان کے حوالے سے بھی یہ سوچنا چاہیے کہ یہاں پر بھی ہمارے دیکھیں جو وہ سانحہ آیا اس میں زیادہ تر سکولوں کی عمارتیں تباہ ہوئیں اور آج اخبار میں بھی تھا کہ یہاں بلوچستان کے اسکولوں کی حالت اور ایسی بلڈنگز کی حالت جو بہت ہی زیادہ خراب ہے ان کو پہلے سے ہی کچھ مرمت کرنی چاہیے یا ان کو ٹھیک کرنا چاہیے اور بلوچستان میں بھی جو پہلے ایک رول تھا اس طرح کی ڈبل سٹوریز اور بڑی بڑی بلڈنگز جو تھیں وہ نہیں بنائی جاتی تھیں لیکن اب مسلسل یہاں پر بھی بڑی بڑی بلڈنگ اور عمارتیں کھڑی کی جا رہی ہیں تو ہمیں اس حوالے سے بھی سوچنا چاہیے اور Rescue Team کا یا اس طرح کا کوئی نظام یہاں پر بھی ہونا چاہیے تاکہ جو سرحد اور شمالی علاقہ جات اور خصوصاً بالاکوٹ کے عوام وہاں پر دشوار گزار راستے ضرور ہیں لیکن اگر اس طرح کی ٹیمیں موجود ہوتیں ہیلی کاپٹر جو تھے یہاں حکومت کے پاس اس طرح کی Facility ہوتی تو ان لوگوں کی جانیں بچائی جا سکتی تھیں ہم سب اس ایوان تمام ممبران آج اس دکھ میں برابر کے شریک ہیں لیکن اس عہد کے ساتھ کہ یہ تقریریں ہی ہم نہ کریں بلکہ کچھ عملی طور پر بھی کام کرنے کے قابل ہوں تاکہ ان لوگوں کی مدد کر سکیں اور میں آپ تمام ممبران سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ ہمیں اس وقت متحد ہو کر اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق (عربی) کہ ہمیں اللہ کی رسی کو تھام لینا چاہیے اور اس رسی کو تھامے ہوئے اپنے ان بھائیوں کی مدد کرنی چاہیے، بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی، جی۔

رحمت علی بلوچ۔ جناب اسپیکر اس افسوس ناک واقعہ پر معزز اراکین نے تفصیلی بحث کی میں اپنی پارٹی کی طرف سے اور پورے بلوچستان کے عوام کی طرف سے اظہار افسوس کرتا ہوں کہ قدرت کی آفات کا کوئی

بھی مقابلہ نہیں کر سکتا ہے لیکن اس ملک میں جو سسٹم اور نظام ہے آج یہ واضح ہو چکا ہے کہ سارے سسٹم ہمارے فیل ہو چکے ہیں یہاں پر تو صرف ہم دعوے کرتے ہیں عملی صورت میں کچھ نہیں ہے اس کے علاوہ میں مختصر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر جس طرح جان جمالی صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ آراکین اسمبلی کی تنخواہ اور باقی جو وزراء ہیں وزیراعلیٰ صاحب ہیں ان کی وہ تین تین مہینے یا ایک مہینے کی دیدیں ہم تو کسی بھی قربانی کے لئے تیار ہیں انسانیت کی خدمت کے لئے لیکن میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ اگر وزیراعلیٰ Secrete Fund اور گورنر Secrete Fund بلدیاتی الیکشن پر اگر خرچ نہیں ہوئے ہیں تو ان پورا Secrete Fund صوبے کا گورنر کا Secrete Fund اور وزیراعلیٰ کا Secrete Fund دی جائے، (ڈیسک بجائے گئے)، اور صوبہ بلوچستان کی حکومت کی طرف سے وہاں میڈیکل کیمپس لگائے جائیں اور یہاں پر جتنے جو امدادی کیمپ لگیں گے معزز آراکین اسمبلی اور وزراء اکٹھا دورہ کریں اور لوگوں سے یہ گزارش کریں۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ مہربانی، جی فرانس۔

<u>مسٹر امروز جان فرانس</u>۔ دکھ کی گھڑی سے گزر رہے ہیں یہ اتنا عظیم سانحہ ہے میں مذہبی طور پر نہیں قومی یکجہتی کے حوالے سے کہونگا کہ گو کہ ہمارے قبرستان شمشان گھاٹ جدا صحیح لیکن ہمارا مرنا جینا اکٹھا ہے میں عرض کرونگا کہ کب تک ہم میں میں کر کے مریں گے آج ہم میں کو چھوڑ کر ہم سب کو ہم میں تبدیل ہونا ہے کہ یہ ہمارے ملک پر جو آفت آئی ہے ہم سب کے لئے ایک دکھ کی بات ہے ہم سب ہم بن جائیں اور یکجہتی سے اس سانحہ کا مقابلہ کر سکیں کیونکہ جو یہ آفت گزری یہ آنا فانا ناگہانی آفت بارش کا یا دل سے محکمہ موسمیات سے پتہ چل جاتا ہے لیکن جو ایسی آفت آتی ہے یقیناً یہ ایک بہت بڑی ناگہانی آفت اس میں ، میں جو جذبہ دیکھا بچوں میں جس طرح سے ۶۵ء کی جنگ میں میں نے ایک جذبہ دیکھا تھا تو بچے کہہ رہے تھے کہ ہمیں بھی کوئی امداد کا ہم اپنی پاکٹ منی دینے کے لئے تیار ہیں یہ میں اس ایوان میں آپ کو ایک بتا رہا ہوں کہ یہ میں نے جذبہ دیکھا ہے جب بچوں میں ایک جذبہ ہوگا کہ وہ اپنی Pocket money دینے کے لئے تیار ہیں تو ہر پاکستانی میں اگر یہ جذبہ ہو تو یقیناً ہمارے لئے کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہوگا اب جو لوگ رحلت فرما گئے ہیں یقیناً ہم ان کے غم میں شریک ہیں انسان گلہ شکوہ کرتا ہے شادی بیاہ

میں خوشی کے مواقع پر لیکن اگر کوئی کسی کے مرگ پر جا کر گلہ شکوہ کرتا ہے تو لوگ اسے مناسب نہیں سمجھتے ہم عرض کرینگے کہ جو لوگ رحلت فرما گئے ہیں ہم ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جو اس سانحے میں زخمی ہوئے ہیں ہم ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس جذبے سے کرتے ہیں کہ ڈاکٹروں کا ڈاکٹر حکیموں کا حکیم ہے اللہ تعالیٰ اس کے دربار کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہے اللہ تعالیٰ انہیں شفاء دیگا اور جب ہم سب اکٹھے ہونگے تو اس سانحے سے ہم لوگ گزریں گے اور انشاء اللہ ساری چیزیں جو ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اور یہ مرحلہ بھی گزر جائیگا، بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ جی کچکول صاحب۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر یہ ایک المیہ ہے مذہبی حوالے سے دیکھا جائے یہاں ہمارے ادب میں ایک لفظ ہے Cauthersizes جو دو حالات یا دو الفاظ کی مرکب ہے ترس اور خوف اگر ہم ایک المیہ فلم دیکھ لیں جس کے ساتھ زیادتی ہوگی تو دیکھنے والا اپنے کو وہاں یہ Fit کریگا کہ مبادہ مجھ پر ایسے حالات نہ آئیں جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو ہی آجائیگا جناب جہاں تک انسان کی جانوں کا تعلق ہے چاہے وہ گورے ہیں کالے ہیں پشتون ہیں بلوچ ہیں پنجابی ہیں وہ انسان ہیں قابل افسوس ہے اور قابل رحم بھی ہے لیکن اسلام آباد میں جو ظلم اور جبر ہو رہے ہیں انہیں بھی Cauthersizes ہونا چاہیے کہ اس وقت وہ لوگوں کے جو گھر اجڑ گئے ہیں ہمارے ہاں تو شروع سے لوگوں کے گھر ہی نہیں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ انہیں کھانا اور پانی نہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ صدیوں سے ہمارے ایسے پہاڑی علاقے ہیں ایسے پسماندہ علاقے ہیں کہ وہاں نہ پانی ہے نہ وہاں کھانے کے لئے اگر ایک دن میں ایک روٹی ملے گی ہفتے کو وہاں روٹی نہیں اور یہ جو جھنجوڑ ہے اسلام آباد والوں کو قدرت انہیں سبق دیں کہ یہاں بھی ایسے خطے ہیں کہ ان کی آپ اسلام آباد کے بہو کو دیکھ لیں ہماری گیس کی بہو ہے وہاں لیکن ہم در بدر خاک بسر ہیں ہمیں نہ Shelter ہے نہ ہمیں پانی ہے نہ ہمیں روزگار ہے ہم یہ کہتے ہیں ہمارے مولانا صاحب نے ایک خوبصورت بات کی کہ ہم حقوق اللہ سے بیگانہ ہے عالم تو مولانا صاحب ہے اللہ کہتا ہے میں اپنا حقوق معاف کرلونگا ہمارا ایک زبردست انگریز شاعر ہے ملٹن جب اس کی آنکھوں کی بینائی گئی تو وہ بہت پریشان ہوا کہ اللہ آپ نے مجھے جو Talent دیا تھا میں اپنے اس Talent کو استعمال نہ کرسکا بنی نوع انسان

کے لیے اللہ تعالی نے خود ہی ایک وقت میں Stenza میں ایک مصرے میں پھر فرماتا ہے کہ اللہ کو اے انسان آپ کی اطاعت اور عبادت کی ضرورت نہیں یہاں جو چرند پرند مچھلیاں ہیں وہ سارے سربسجود ہیں اللہ کی عبادت میں کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہاں جو ظلم جو منافقت جو دھوکا بازیاں ہو رہی ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ ایک سرزنش ہے یہ فطرت کی طرف سے ایک Warning ہے اور ہمارے حکمران کو سنبھالنا چاہیے اگر انہوں نے Newclear power بنا دیا ہے کہ اگر چھوٹے موٹے قومیں بات کرلینگے ہم انہیں تیغ ونیس کرلینگے اور اگر یہ اسلام آباد پھٹ جائے اور آپ کی یہ ساری Newclear power وہاں غرق ہو جائے پھر آپ کیا کرینگے بہتر یہی ہے جو اسلام کا درس ہے انسانیت کا درس ہے جتنے ممالک میں وفاق ہیں ہم مظلوموں کے ساتھ جو ہو رہا ہے ہمارے وسائل ہماری قوم ہماری آمدنی ہم لوگ اس Age میں بھی ایک Stone age کی زندگی گزار رہے ہیں ابھی بھی آپ کہتے ہیں کہ وہاں بیوروکریٹ نکھارے بہار آئی خدا، خدا کر رہے ہیں ہمارے پاس تو کپڑا ہی نہیں یہ ساری چیزیں ایسی ہی ہیں ہمیں بہت دکھ ہوا ہے کہ ہمارے بالاکوٹ کے ابھی چھوٹے چھوٹے جو بچے ہیں وہ چیخ رہے ہیں اور مائیں اور بہنیں اپنے بچوں اور بھائیوں کی آوازیں بھی سن رہی ہیں کہ ہم انہیں کس طرح نکال دیں میں کہتا ہوں یہ بھی حکمرانوں کی ایک بڑی کمزوری ہے اور دیکھیں انسان Genious کب ہوگا جب وہ آزمائش میں ہوگا Normal حالت میں تو ہر ایک ، ایک Nice آدمی ہے Normal حالت میں تو میں کہتا ہوں کہ اگر سمندر میں طوفان نہیں ہوگا تو ناخدا اچھا تو کر رہی اس بوٹ کو اس کشتی کو چلائے گا لیکن جب طوفان آجائے تب اس کی آزمائش ہوگی ہم یہ کہتے ہیں ہمارے جو سول حکمران ہیں وہ حکمرانی Qualify نہیں کرلینگے اس کو شروع سے جذبہ ہی نہیں ہوا ہے ہمارے عوام کا وہ تو ایک بنکری رہا ہے اس کو ہم لوگوں نے وہ ٹی بینک کا ملازم رہا ہے جہاں تک ہمارے جرنیلوں کا تعلق ہے ان کا تو اللہ، اللہ وہ تو بس کہتے ہیں باقی سارے دو نمبر کے شہری ہیں اعلی اور اصل ہم لوگ ہیں انہیں بھی ہمارے لئے کچھ احساس ہی نہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ حقیقی سول حکومت ہوتی تو ضرور وہاں اس وقت جو یہ پہنچ نہ سکیں چوبیس گھنٹے کے بعد ہمارا جنرل صاحب کہتا ہے میں انجینئر ونگز اور ٹیکنکل ونگز حکم دیا ہے جیسے کہ ہمارے جان محمد صاحب فرمارہے ہیں کہ ستائیس گھنٹے کے بعد اگر ایک انسان کی سانس رو کے یارا ہم لوگ بھی

کبھار خواب میں دیکھتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ آرڈر، آرڈر یہ موبائل کس کے پاس ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ کہ ہمارا دم گھٹ رہا ہم لوگ پانی پانی ہوتے ہیں ڈر و خوف سے ہڑتالیس ہڑتالیس گھنٹے میں ہماری بچیاں ہمارے بوڑھے وہاں تہہ خانوں میں بند ہیں اور ہمارے جو حکمران ہیں وہ صرف ٹیلیویژن کو دیکھانے کے لئے کیمرے کے سامنے اپنی تصویر کھینچوا کر کوئی Result نہیں جناب ایک بات اور بھی ہے۔ باتوں سے بات نکلتی ہے ہمارا یہ علاقہ زلزلہ کے زون میں آتا ہے لہذا ہمارے حکمرانوں کو بشمول ہم اس سلسلے میں قانون بنانا چاہیے آپ کی بسیں ہیں ولیہ اگر کل کوئی حادثہ ہوتا ہے پھر ہم کیا کریں گے اگر یہ کلٹی ہو جائیں یہاں جو لاقانویت ہیں اور یہاں جو بے پرواہیاں ہیں ہم حکومت کو کہیں گے کہ اس سلسلے میں آنے والے دنوں کے لئے قانون سازی کرے یہاں پالیسی بنادے یہاں جو کوئٹہ میں تین تین چار منزلوں کے مکان ہیں کوئٹہ میں جو آفت تو آئے گی آپ کو نہیں بتائے گی جب یہ دنیا ہے تو یہ سلسلہ جاری ہے۔ لیکن مہذب قوم وہ ہے جو قانون سازی کرے اور اپنے مستقبل کے لئے پالیسی بنائے۔ تاکہ آنے والے خطرات سے مقابلہ کر سکے۔

جناب اسپیکر۔ جی مہربانی۔ پروین مگسی۔

محترمہ پروین مگسی۔ شکریہ جناب اسپیکر۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جو سانحہ اسلام آباد میں اور کشمیر میں زلزلہ کا ہوا ہے۔ اس پر ہم سب کو بہت افسوس ہے اور پوری قوم کو افسوس ہے ہم دعا کرتے ہیں جو جانیں جا چکی ہیں اللہ ان کی مغفرت کرے۔ اس فورم سے ہم رکویسٹ کرتے ہیں یہ تو آسمانی آفات ہیں ہم اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ سوائے کسی دعا کے۔ اس وقت ہم سب کو چاہیے کہ سب کے لئے دعا کریں۔ اور جو زخمی ہیں اور جو بے گھر ہیں بے وسیلہ ہیں ان کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جائے جس میں مرد اور خواتین شامل ہوں اور بیٹھ کر سوچیں جو بھی ہم سے ہو سکے نقد یا دیگر صورت میں ان کے لئے ہم مل کر کوئی امداد کریں۔ جناب اسپیکر۔ میری گزارش ہے خاص کر ان ممبران صاحبان سے اور ہمارے جو لیڈی ممبر ہیں اور ہمارے پاکستان مسلم لیگ کی خواتین کی شاخ بھی ہے موجود ہے ان سے درخواست ہے کل وہ میرے دفتر میں آئیں ایک کمیٹی قائم کریں گے۔ جس سے ہم جو امداد ہو سکے ہم دیں گے اور اس اسمبلی کے توسط

سے جتنے یہاں ممبر بیٹھے ہیں کمیٹی قائم کی جائے ان لوگوں کے لئے جو بے گھر اور بے وسیلہ ہیں ان کی امداد کی جائے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

جے پرکاش۔ (وزیر)۔ جناب میری گزارش ہے اور ہمارے دوستوں نے بہت تفصیل سے بات کی ہے اور اپنی تجاویز بھی دی ہیں۔ بہت انتہائی دکھ کی گھڑی ہے آزمائش کا وقت ہے ہماری قوم کے لئے۔ ان بے سروسامان جو اسلام آباد میں ہیں صوبہ سرحد میں ہیں شمالی علاقہ جات میں ہیں ہم ان کی کھل کر مدد کریں۔ مالی تعاون بھی کریں حکومت بلوچستان اور صوبائی اسمبلی کے توسط امدادی کیمپ یہاں پر بنائیں۔ ان خبروں پر مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ فیڈرل کیپٹیل میں جو ایک بلڈنگ گری ہے اتنے بڑے شہر میں کوئی کرائسز منیجمنٹ سیل نہیں تھا ہمارے پاس۔ ایک کرین صرف وفاقی دارالحکومت میں موجود تھی بہت افسوس ہوتا ہے جب وہاں پر ہمارے پاس انتظام نہیں ہے ہم پبلک سے رکویسٹ کر رہے ہیں کہ وہ ملبہ ہٹانے میں ہماری مدد کریں۔ باقی شہروں کا جو ہے جیسا کہ کوئٹہ ہمارا اس زون میں ہے بلڈنگ کوڈ پر یہاں عمل نہیں ہو رہا ہے اگر ایسا واقعہ ہو جائے تو کیا ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آفات ہیں انسان پر یہ مشکلات آتی ہیں یہ ہم جو نافرمانی کر رہے ہیں بے حیائی ہے بے شرمی ہے اچھی باتیں اس پر ہمارے ساتھیوں نے کی ہیں اگر یہاں واقعہ ہو جائے چھوٹی چھوٹی گلیوں میں کئی کئی منزلہ بلڈنگ ہیں تو یہاں پر کیا حشر ہوگا یہاں ایک چھوٹا سا شہری دفاع کا محکمہ ہے جہاں دو سیڑھیاں بھی نہیں ہیں۔ میں ایک تجویز یہاں پر پیش کرتا ہوں جو ہمارے تمام فیڈرل کیپٹل ہیں پراونشل کیپٹل ہیں بڑے شہر ہیں ایک تو کرائسز منیجمنٹ سیل پوری طرح سے لیس ہوں جن میں انتظام ہو۔ کوئی کسی جگہ واقعہ ہو جائے یہ انتظام ہو یہ صرف نہیں کہ قدرتی آفات ہو دہشت گردی یا کوئی اور آفت ہو سکتی ہے۔ یہ تو ایک بلڈنگ کا ہم ملبہ نہیں ہٹا سکے ہیں اور اگر کوئی بڑا واقعہ ہو جائے تو ہمارا کیا حشر ہوگا۔ میری ایک چھوٹی سے تجویز ہے کوئٹہ شہر میں بلڈنگ کوڈ پر بالکل عمل نہیں ہو رہا ہے اس پر عمل ہو اس کو نوٹ کریں پابندی ہونی چاہئے اس کے علاوہ میری ایک اور تجویز ہے کم از کم ایک مہینے کی تنخواہ کا اعلان کریں۔ اس کے علاوہ صوبائی اسمبلی کے توسط سے کیمپ ہو جس میں خیمے خوراک چیزیں جمع کر سکیں۔ اس پر ہمیں فوراً عمل کرنا ہوگا۔